© rasailojaraid.com

لوہے سے مارنے کا اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ اشارہ کرنا چھوڑ دے، اگر چہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہو وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔" (مسلم حواله مذكوره ١٦/١٦٩)

یعنی اگر چہ مذاق اتنا بے ضرر ہو کہ اس کو نقصان پہنچانے کا ادنیٰ سا شائبہ بھی نہ ہو پھر بھی یہ حرام اور لعنتی کام ہے۔ اس ثبوت لعنت کی بنیاد پر امام محمد بن عبدالوہابؒ نے ہنسی مذاق کے طور پر لوہے سے اشارہ کرنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔(كتاب الكبائر صفحه ٦٨)

۷۔ مذکورہ شرائط و آداب کے ساتھ بھی کثرت مذاق سے اجتناب کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "......... **ولا تكثر الضحك، فان كثرة الضحك تميت القلب**" زیادہ ہنسا نہ کرو، کیونکہ ہنسی کی کثرت دل کو مردہ کر دیتی ہے"۔ (ترمذي كتاب الزهد ٤/٤٧٨ و حسنه الالباني) اسی لئے حدیث شریف کے عظیم و مقدس ذخیرے میں نبی کریم ﷺ سے مذاق کی روایتیں بہت کم ملتی ہیں۔ ذیل میں منتخب نمونے پیش کیے جاتے ہیں:

۱۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ عبداللہؓ نامی ایک شخص جس کا لقب حمار تھا، اپنی ظریفانہ باتوں سے رسول پاک ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔(بخاری كتاب الحدود ١٢/ ٧٧)

۲۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سواری کا جانور مانگنے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "ہم تجھے سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دیں گے"۔ اس نے حیرت سے کہا: میں اونٹنی کے بچے سے کیا کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا" **وهل تلد الابل الا النوق ؟!**" کیا سارے اونٹ اونٹنیوں سے ہی نہیں پیدا ہوتے؟"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے مذاقاً بڑے اونٹ کو اونٹنی کا بچہ فرمایا۔(ابوداؤد کتاب الادب ۵/۲۷۰، ترمذی کتاب البر ۴/۳۱۴ و قال حسن صحیح غریب)

۳۔ حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ چمڑے کے خیمے میں تھے، میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "**ادخل**" اندر آؤ۔ میں نے کہا" اكلي يا رسول الله ﷺ ؟" کیا میرا سارا جسم اندر آؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا" **كلك**" ہاں پورا جسم اندر لے آؤ" پھر میں اندر گیا۔(ابو داؤد كتاب **الادب** ٥/ ٢٧٢)

عوفؓ نے خیمہ چھوٹا پا کر مذاق کیا تھا۔ کہ میرا جسم اندر سما سکے گا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے اس مذاق کو قبول فرما کر اسی انداز میں جواب دیا۔

۴۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دیتے ہوئے فرمایا" **يا ذا الاذنين**" یعنی "اے دو کانوں والے!" (ابو داؤد ٥/ ٢٧١ ، ترمذي ٤/ ٣١٥ وقال صحيح غريب)

امام خطابی کہتے ہیں کہ اس میں مذاق کے علاوہ ایک لطیف تنبیہ بھی ہے یعنی چونکہ تمہارے دو کان ہیں جو کہ سننے کے لئے ہیں۔ اس لئے میری بات غور سے سنو۔(معالم السنن ٥/ ٢٧٢)

۵۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ دیہات سے زاہرؓ نامی ایک شخص رسول اللہ ﷺ کو تحفہ بھیجا کرتا تھا، وہ نہایت خوش مزاج تھا، مگر اس کی شکل اچھی نہ تھی۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اس کو پیچھے سے پکڑ کر کہنے لگے "**من**

© rasailojaraid.com